سوال

اگر کسی بھی نماز کی جماعت ہوجائے، کچھ بندے جماعت کے بعد آئیں، کیا اسی مسجد میں دوسری جماعت کرواسکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر مسجد بازار یا لوگوں کی گزرگاہ میں ہو، جس میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں، اس میں ایک سے زائد بار جماعت کروانا بالاتفاق جائز ہے۔

اگر مسجد کسی محلے میں ہو جس میں مستقل امام بھی ہو، اس میں دوسری جماعت کروانے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں:

1. اگر اس مسجد میں تمام لوگ مستقل امام کی اقتداء میں ہی نماز ادا کرتے ہیں، لیکن اگر کچھ افراد کبھی کبھار کسی عذر کی بنا پر لیٹ ہوجائیں تو ان کے لیے دوسری جماعت کروانا جائز ہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا، ایک آدمی اکیلے ہی نماز پڑھ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ! (سنن ابی داود، الصلاة: 574)

کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ نہیں کرسکتا کہ اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے؟

2. اگر کچھ لوگ معمول بنالیں، وہ اپنی الگ جماعت کرواتے ہوں، تو یہ عمل مکروہ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا تھا اور اس میں مسلمانوں کی اجتماعیت بھی بکھرتی ہے۔ لوگ بھی سستی کا مظاہرہ کریں گے اور دوسری جماعت کے ملنے کی امید میں پہلی جماعت سے لیٹ ہوجائیں گے۔

اگر کوئی شخص اکیلے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھ چکا ہو پھر وہ کسی مسجد میں جائے جس میں جماعت ہو رہی ہو تو اسے چاہیے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لے تاکہ اسے جماعت کی فضیلت حاصل ہوجائے۔

یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، آپ نے انہیں پوچھا: ''تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے اپنے ڈیروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ نے فرمایا:

فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ (سنن ترمذی، أبواب الصلاة: 219)

ایسا نہ کیا کرو، جب تم اپنے ڈیروں میں نماز پڑھ لو پھر مسجد آؤ جس میں جماعت ہو رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو یہ تمہارے لیے نفل ہوجائے گی۔

واللہ أعلم بالصواب